جگر لخت لخت

مولانا سعید احمد اکبر آبادی - برہان
مولانا محمد یوسف بنوری - بینات

بھارتی مسلمانوں کا پرسنل لاء —— اب رہا تعدد ازدواج کا معاملہ ! تو یہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ اگرچہ فقہی طور پر اس پر بھی اطلاق لفظ مباح کا ہوتا ہے لیکن یہ مباح کی دوسری قسم میں شامل ہے اور اس کی اباحت ایک اہم دینی مقصد کی تکمیل کا ذریعہ بنتی ہے۔ فرض کیجئے ایک شخص ہے جسکی بیوی بانجھ ہے۔ اور اس کو اولاد کی تمنا ہے جو ہر شخص کو طبعی طور پر ہوتی ہے۔ یا وہ بیمار ہے اور اسکی بیماری لاعلاج ہے یا اس کے اور بیوی کے مزاج میں اتحاد اور موافقت نہیں ہے، جس کے باعث اسکی زندگی اجیرن بنی ہوئی ہے اور وہ درد و کرب کی زندگی گزار رہا ہے —— اب سوچئے ! ان حالات میں یہ بدنصیب شوہر کیا کرے۔؟ اگر اس بیوی کو طلاق دے کر دوسری شادی کرے تو اس بات کو اس کی انسانیت شرافت اور غیرت گوارا نہیں کر سکتی۔ کہ جو عورت اتنے زمانہ تک اسکی رفیقۂ زندگی بنی رہی ہے، اس کو یوں ایک ایسے امر کے باعث جس میں اس عورت کو کوئی دخل نہیں خانہ بدر کر کے روٹیوں کا محتاج بنا دے۔ اس بنا پر اب اس شخص کے سامنے صرف دو ہی صورتیں ہیں : یا انسانیت اور شرافت کو بالائے طاق رکھکر اس بیوی کو طلاق دے اور کوئی دوسری شادی کرے اور یا بہر صورت اسی ایک بیوی پر قانع رہ کر عمر بھر اسی آگ میں جلتا رہے۔ اسلام میں تعدد ازدواج کی اباحت کا قانون اس شخص کی مدد کرتا ہے اور ایک ایسی درمیانی صورت پیدا کر دیتا ہے کہ پہلی بیوی بے سہارا اور بے یار و مددگار نہیں ہوتی اور خود اسکی اپنی زندگی بھی اجیرن نہیں ہوتی ! اور حقیقت یہ ہے کہ اس شخص کی مصیبت اور مشکل کا حل اس سے بہتر کوئی دوسرا نہیں ہوسکتا۔ اب اگر کوئی قانون اس شخص کو عقد ثانی سے روکتا ہے تو اس کے معنی بالواسطہ یہ ہیں کہ یا یہ شخص ہرجائی ہو کر رہے جو ایک تندرست انسان کے لئے قطعاً غیر طبعی فعل ہے۔ اور یا شہد کی مکھی بن کر زندگی کے دن گزارے، کہ ہر روز ایک نیا آستان، نیا سنگ در اور نئی جبین نیاز !!! —— کوئی شبہ نہیں اسلام کا یہ قانون خاص خاص حالات میں پاکبازی اور صحت دل و دماغ اور آسودگی نظر کا کفیل و ضامن ہے، اب اگر کوئی حکومت خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم ایسا قانون بناتی ہے، جسکے ماتحت مسلمان اس اباحت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تو اس کا حاصل بجز اس کے کچھ نہ ہوگا کہ مسلمان ان سہولتوں سے محروم ہوجائیں گے جو ایک امرجنسی کی حالت میں اطمینان و سکون اور پاکبازی کی زندگی بسر کرنے کے لئے ان کے دین نے فراہم کی ہیں۔ اور یہی حقیقت ہے مداخلت فی الدین کی، تعدد ازدواج کی اجازت قرآن میں مطلق نہیں بلکہ مشروط ہے۔ اس بنا پر ایک اسٹیٹ کو اس بات کی نگرانی کرنے کا تو حق ہے کہ وہ شرط پوری